سالک صاحب تیسری بار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں۔ ہر بار سب اقلیتی امیدواروں میں سے زیادہ ووٹ لیتے ہیں۔ ان کا حلقہ پورا پاکستان ہے۔ میاں نواز شریف کے دور میں انہیں ترقیاتی کاموں کے لیے فنڈز جاری کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تو انہوں نے لاہور کے ریگل چوک میں اپنے گھر کا سارا سامان نذرِ آتش کر دیا تھا۔ پھر ایک بار بطور احتجاج صلیب پر لٹک گئے۔ غلام حیدر وائیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے، ان کے حکم سے پولیس نے سالک صاحب کو مار مار کر لہولہان کر دیا اور جیل بھجوا دیا پھر سر پر خاک ڈال کر پھرتے رہے۔

میاں نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے قومی اسمبلی کے ارکان کے استعفےٰ دینے کا سوال پیدا ہوا تو پہل کرنے والے جے۔ سالک تھے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ خون سے لکھ کر دیا، معروف شاعر اور مسیحی رہنما کنول فیروز کا کہنا ہے کہ "جے۔ سالک کے جسم میں عام آدمی سے زیادہ خون ہے، وہ غریبوں کی محبت میں اپنا خون دیتا ہے، جب وہ حزبِ اختلاف میں ہوتا ہے تو حکومت کی شہ پر پولیس والے اور غنڈے اس کا خون بہاتے ہیں اور جب حکومتی پارٹی کے ساتھ ہوتا ہے تو بھی خون دینے کے بہانے تلاش کرتا رہتا ہے۔"

بہر حال یہ خوشی کی بات ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی کابینہ میں کم از کم ایک وزیر ایسا ہے جو خون دے سکتا ہے۔ جے۔ سالک نے اپنا خون ڈالنے کے لیے گڑھا کھودنے کا حکم دیا تھا، یہ حکم منسوخ بھی کر دیا گیا ہے لیکن یہ عارضی صورتِ حال ہے۔ دوسرے وفاقی وزراء کو ابھی سے پیش بندی کر لینا چاہیے۔ اگر جے۔ سالک اپنے خون کے لیے پھر گڑھا کھدوانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر عوام دوسرے وفاقی وزراء سے بھی مطالبہ کریں گے کہ "خون دیں اور اپنے لیے گڑھا کھودیں یا کھدوائیں۔" اگر یہی کام کرنا ہے تو وزیر بننے کا فائدہ؟ (روزنامہ "جنگ"، لاہور - ۲۹ جنوری ۱۹۹۴ء)

"اسلامی نظریاتی کونسل" میں مسیحی نمائندگی کا مطالبہ

"اقلیتی رہنما ڈاکٹر سٹیفن سلیم ہمدرد نے اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیلِ نو کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر فاروق احمد لغاری اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے پُر زور مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے قیام کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر وطنِ عزیز کے جملہ اقلیتی فرقوں کے مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں کو بھی اسلامی نظریاتی کونسل میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ ملک میں امن و امان کی فضا کو برقرار اور خوشگوار رکھنے نیز فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اُنہوں نے [لکھا کہ] فیصل آباد کے کاتھولک بشپ ڈاکٹر جان جوزف اور لاہور کے پروٹسٹنٹ بشپ الیگزینڈر جان ملک کو بھی اسلامی نظریاتی کونسل میں شامل کیا جائے۔" (پندرہ روزہ "شاداب"، لاہور - جنوری ۱۹۹۴ء)